امامِ کعبہ کا پیغام
پاکستان اور دنیا بھر کے مسلمانوں کے نام

معالی الشیخ الدکتور

عبد الرحمن بن عبد العزیز السدیس حفظہ اللہ تعالیٰ

إمام وخطیب الحرم المکی الشریف

کا

آل پاکستان علما کنونشن سے فکر انگیز خطاب

منعقدہ 31 مئی 2007ء — الحمرا ہال (ہال ون) - لاہور

زیر اہتمام: مرکزی جمعیت اہلِ حدیث پاکستان

أهلاً وسهلاً

امام محترم خیر مقدمی نعروں کا جواب دے رہے ہیں۔

امام کعبہ دیگر مہمانان گرامی کے ساتھ اسٹیج پر تشریف فرما ہیں۔

مہمان، میزبان کے ہمراہ

امامِ کعبہ کا پیغام

پاکستان اور دنیا بھر کے مسلمانوں کے نام

معالی الشیخ الدکتور

عبدالرحمن بن عبدالعزیز السدیس حفظہ اللہ تعالیٰ

إمام وخطیب الحرم المکی الشریف

کا

آل پاکستان علما کنونشن سے فکر انگیز خطاب

منعقدہ 31 مئی 2007ء — الحمرا ہال (مال روڈ) لاہور

زیرِ اہتمام: مرکزی جمعیت اہلِ حدیث پاکستان

106 راوی روڈ، لاہور، پاکستان فون: 042-7729933 فیکس: 7725525

www.ahlehadith.org

حرفِ آغاز

جمعرات 31 مئی 2007ء بلاشبہ پاکستان کی تاریخ میں ایک یادگار دن تھا، جب امام کعبہ اور اللہ کی کتاب قرآن حکیم سے محبت رکھنے والے دنیا بھر کے مسلمانوں کے دلوں کی دھڑکن اور مقبول ومحبوب قاری 'قرآن الشیخ عبدالرحمٰن السدیس حفظہ اللہ، مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کی دعوت پر الحمرا ہال مال روڈ، لاہور میں آل پاکستان علماء کنونشن سے خطاب کے لیے تشریف لائے۔ آپ نے اس کنونشن میں جو تاریخی تقریر ارشاد فرمائی وہ یقیناً اس قابل ہے کہ سب لوگ، خصوصاً ہر مسلک سے تعلق رکھنے والے سارے مسلمان، اس سے رہنمائی حاصل کر کے اپنے لیے نجات اور جنت کا سامان کریں۔ اور ہم اسے اسی حوالے سے شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ اس کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ اختلاف مسالک میں محدثین اور ''اہل حدیث'' کا طریقہ ہی درست اور راہِ صواب وہدایت ہے۔

بعض لوگ اپنے آپ کو دھوکا دیتے ہوئے اور عوام کو مغالطہ آمیزی میں مبتلا کرتے ہوئے کہہ دیتے ہیں کہ امام کعبہ نے جن احادیث نبویہ اور تشریحات ائمہ کے حوالے سے اہل حدیث کی فضیلت وعظمت اور ان کے مسلک اور طریقے کی حقانیت واضح کی ہے، ان میں ''اہل حدیث'' سے مراد صرف محدثین ہیں نہ کہ اہل حدیث عوام۔ وہ یہ بات فراموش کر دیتے ہیں کہ محدثین کرام کی تابناک زندگیوں کے دو پہلو ہیں، علمی اور عملی۔ علمی اعتبار سے وہ محدثین ہیں انھوں نے پوری جستجو اور کاوش سے احادیث نبویہ کو جمع کیا اور ان کی نشر واشاعت کی اور اس طرح ''انفاسہ صحبوا'' کے مصداق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عطر بیز سانسوں سے معطر الفاظ کی صحبت وخدمت کی سعادت حاصل کی۔ جبکہ عملی حوالے سے وہ معروف معنوں میں ''اہل حدیث'' ہیں کہ انھوں نے ذخیرہ احادیث پر مشتمل ہدایت کے اس خزانے سے عملی استفادہ بھی کیا اور ان پر عمل کر کے سرخرو

ہوئے۔ آج بھی ایک عام آدمی جو احادیث کا زیادہ علم نہیں رکھتا اگر محدثین کے طریقے پر چلتے ہوئے ائمۂ فقہ کی عظمت کے اعتراف کے باوجود ان میں سے کسی ایک کے ساتھ وابستہ ہونے کی بجائے براہِ راست حدیث سے رہنمائی (خود یا کسی عالم حدیث سے پوچھ کر) حاصل کرے، ان شاء اللہ یقیناً محدثین کی طرح [ما انا علیه الیوم و اصحابی] کا مصداق ہے۔ اسے زمرۂ اہل حدیث میں شمار نہ کرنا اور امام کعبہ کے خطاب میں مذکورہ احادیث اور بشارتوں کا مستحق نہ سمجھنا مسلکی تعصب کے سوا کچھ نہیں۔ زیر نظر کتابچہ اگر کھلے قلب و ذہن سے اور مذکورہ تعصب پر مبنی محدود سوچ سے بالاتر ہو کر پڑھا جائے تو ان شاء اللہ راہِ ہدایت کو روز روشن کی طرح واضح کر دے گا۔ و باللہ التوفیق.

مذکورہ تقریب جس میں امام کعبہ کا یہ آبِ زر سے لکھنے کے قابل خطاب ہوا مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سرپرست اعلیٰ حضرت مولانا معین الدین لکھوی کی نگرانی اور سرپرستی میں منعقد ہوئی جبکہ اس کی صدارت کی سعادت راقم الحروف کے حصہ میں آئی۔ فللّٰہ الحمد.

اس پروقار تقریب کے حوالے سے مرکزی جمعیت اہل حدیث کے ناظمِ اعلیٰ جناب حافظ عبدالکریم نے مہمانِ گرامی کی خدمت اقدس میں خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔

آئندہ صفحات میں خطبہ استقبالیہ، امام کعبہ شیخ عبدالرحمٰن السدیس کا خطاب اور اس کا اردو ترجمہ پیش کیا جا رہا ہے۔ ترجمہ کی کاوش میں دارالسلام ریسرچ سنٹر لاہور نے ہمارے ساتھ تعاون کیا ہے، اور ہم اس کے شکر گزار ہیں۔ اس ترجمہ کو نظر ثانی کے بعد آپ کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔

ساجد میر

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

لاہور، 10 جون 2007ء

خطبۂ استقبالیہ

اللہ کے فضل وکرم اور اس کے احسان عظیم سے آج ہم ایک ایسے مہمان کی میزبانی کا شرف حاصل کررہے ہیں جو ہمارے دلوں کی دھڑکن ہے، جس سے ہماری محبت یکسر بے لوث اور تمام اغراض سے بالا ہے۔ ہمارے دلوں کے بادشاہ یہ محترم مہمان اللہ رب العزت کے گھر میں نہایت خلوص سے اپنی پُرسوز آواز سے حجاج کرام کا استقبال کرتے ہیں۔ ہماری مراد صاحب المعالی، فضیلۃ الشیخ الدکتور عبدالرحمٰن السدیس سے ہے۔ ہم انھیں اور ان کے معزز وفد کو دل کی گہرائیوں سے خوش آمدید کہتے ہیں۔ أھلاً وسھلاً ومَرحباً۔ ہم ان کے ساتھ پاکستان میں مکتب الدعوہ کے مدیر فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح الدوسری، سعادۃ الاستاذ ڈاکٹر ھزاع بن عبداللہ الغامدی، مشیر انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد، قاضی حسین احمد امیر جماعت اسلامی، حافظ محمد سعید امیر جماعۃ الدعوہ، علمائے کرام، مشائخ عظام، مختلف اسلامی اور فلاحی جمعیتوں کے سربراہوں اور اس مبارک اجتماع کے شرکاء کو بھی خوش آمدید کہتے ہیں۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے امیر محترم پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ اور سرپرست اعلیٰ مولانا معین الدین لکھوی حفظہ اللہ کی نیابت کرتے ہوئے میں اپنی، اپنے تمام علماء، مبلغین اور مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے جملہ کارکنوں کی جانب سے سعودی عرب کے فرماں روا، محترم خادم الحرمین الشریفین ملک عبداللہ بن عبدالعزیز اور ولی عہد شہزادہ سلطان بن عبدالعزیز کا شکر گزار ہوں جو فروغِ اسلام اور مسلمانوں کی فلاح کے لیے عظیم خدمات انجام دے رہے ہیں، بالخصوص حرمین شریفین کے لیے ان کی بے مثال خدمات مسلّم ہیں اور وہاں پہنچنے والے تمام مہمانوں کے لیے ان کی گراں قدر خدمات ناقابل فراموش ہیں، اس پر ہم انھیں ہدیۂ تشکر پیش کرتے ہیں۔

یہ بات آپ سب کے علم میں ہے کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث کا سعودی عرب سے بڑا

مضبوط تعلق ہے۔ یہ تعلق حکومت، علماء اور عوام کی سطح پر ہے۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ سعودی حکومت کے مؤسس ملک عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ ہی کے دورِ سعید سے یہ تعلقات چلے آ رہے ہیں اور روز بروز مضبوط سے مضبوط تر ہوتے جا رہے ہیں۔ ہم انھی مراسم کا ایک مظاہرہ آج اس موقع پر بھی دیکھ رہے ہیں۔ آج کا یہ بے مثال اجتماع بھی حرمین شریفین سے سچی محبت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث، پاکستان کی ایک بڑی اور وفاق کی علامت جماعت ہے۔ اس کے تمام صوبوں، شہروں اور قصبوں میں مراکز قائم اور کارکن موجود ہیں۔ اس کے تحت لاتعداد ادارے عقیدۂ توحید اور کتاب وسنت کی سربلندی کے لیے کام کر رہے ہیں، خصوصاً وفاق المدارس السلفیہ کے زیر اہتمام تقریباً 1150 جامعات اور مدارس قرآن وسنت کی تعلیم و تدریس میں مصروف ہیں، جن کی نگرانی جماعت کے اکابر علماء اور شیوخ عظام کرتے ہیں اور جہاں تعلیم و تربیت کے فرائض ہماری جماعت کے علماء انجام دیتے ہیں اور ہمارے مناہج کتاب وسنت پر مبنی ہیں، جس کے تحت ہزاروں طلباء وطالبات سالانہ امتحانات دیتے ہیں۔ آخر میں ایک مرتبہ پھر میں اپنے مہمانان ذی وقار کا تمام علما اور اکابر جماعت کا اور کنونشن کے تمام شرکا کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکر گزار ہوں۔ اللہ سے دعا گو ہوں اللہ تعالیٰ آپ کے سفر کو قبول فرمائے اور ہم سب کی حاضری قبول فرمائے۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حافظ عبدالکریم

ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

31 مئی 2007ء

معالی الشیخ الدکتور

عبدالرحمن بن عبدالعزیز السدیس حفظه الله تعالى

إمام وخطیب الحرم المکی الشریف

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته!

بسم الله الرحمٰن الرحيم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَتُوبُ إِلَيْهِ، وَنُثْنِي عَلَيْهِ الْخَيْرَ كُلَّهُ، وَنُصَلِّي وَنُسَلِّمُ عَلٰى خَاتَمِ أَنْبِيَائِهِ وَأَشْرَفِ رُسُلِهِ نَبِيِّنَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ ﷺ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ الأَطْهَارِ وَصَحَابَتِهِ الأَبْرَارِ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ مَا تَعَاقَبَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ، أَمَّا بَعْدُ!

فَيَعْلَمُ اللهُ الَّذِي لاَ إِلٰهَ غَيْرُهُ أَنَّ هٰذِهِ الْمُنَاسَبَةَ مِنْ أَعَزِّ الْمُنَاسَبَاتِ وَأَحَبِّهَا إِلٰى نَفْسِي.

صَاحِبَ الْفَضِيلَةِ! اَلْبَرُوفَيْسُور الشَّيْخ سَاجِد مِير، الشيخ نَعِيم، الشَّيخ عبدالكريم بخش الإخوة أَعْضَاءُ جَمْعِيَّةِ أَهْلِ الْحَدِيثِ الْمَرْكَزِيَّةِ فِي عُمُومِ بَاكِسْتَانَ، لَكُمْ مِنِّي عِطْرُ التَّحِيَّةِ وَوَافِرُ الشُّكْرِ وَالتَّقْدِيرِ. سَلاَمٌ مِنْ أُمِّ الْقُرٰى مِنْ مَهْبِطِ الْوَحْيِ مِنْ مَكَّةَ الْمُكَرَّمَةِ مِنْ جِوَارِ الْكَعْبَةِ الْمُشَرَّفَةِ حَيْثُ قِبْلَةُ الْمُسْلِمِينَ

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے زیر اہتمام 31 مئی 2007ء کو الحمراء ہال، لاہور میں آل پاکستان علماء کنونشن منعقد ہوا۔ اس موقع پر امام کعبہ، فضیلۃ الشیخ الدکتور عبدالرحمٰن بن عبدالعزیز السدیس ﷾ نے جو ایمان افروز اور پُر مغز تاریخی خطاب فرمایا۔ اس کا عربی متن اور اردو ترجمہ قارئین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یقیناً تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔ ہم اسی کے شکر گزار، اسی سے مدد اور بخشش کے طلبگار اور اسی کی طرف رجوع کے خواستگار ہیں۔ تمام بھلائیوں پر اسی کے ثناخواں ہیں۔ اور اپنے نبی اور حبیب، خاتم الانبیاء، رسولوں میں افضل ترین محمد بن عبداللہ پر درود وسلام بھیجتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحمتیں نازل فرمائے اور اُن کے لیے برکات نازل فرمائے۔ اسی طرح اہل بیت اطہار، صحابۂ کرام، تابعین عظام اور ان کے سب متبعین پر بھی سلام بھیجتے ہیں۔ ان تمام نفوس قدسیہ پر ہمیشہ رات دن رحمت وسلامتی ہو۔

بعد حمد وثنا اور صلاۃ وسلام!

اللہ تعالیٰ جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، بخوبی جانتا ہے کہ (پاکستان میں دوسرے تمام پروگراموں کی نسبت) یہ موقع اور تقریب میرے لیے عزیز تر اور محبوب ترین ہے۔

فضیلت مآب جناب پروفیسر ساجد میر، جناب نعیم الرحمٰن اور جناب شیخ عبدالکریم قادر بخش اور پورے پاکستان کے اراکین مرکزی جمعیت اہل حدیث کو میری طرف سے انتہائی تشکر اور قدر دانی کے جذبات کے ساتھ عطر بیز سلام کا تحفہ قبول ہو۔ سلام ہو ام القریٰ کی طرف سے نزولِ وحی کی سرزمین سے، مکہ مکرمہ سے، جوارِ کعبہ سے، جو مسلمانوں کا قبلہ ہے

وَحَيْثُ انْطَلَقَتْ عَقِيدَةُ التَّوْحِيدِ وَحَيْثُ دَرَجَ الْحَبِيبُ الْمُصْطَفٰى ﷺ.

أَهْلُ الْحَدِيثِ هُمُو آلُ النَّبِيِّ
وَإِنْ لَّمْ يَصْحَبُوا نَفْسَهُ أَنْفَاسَهُ صَحِبُوا

سَلاَمِي عَلٰى أَهْلِ الْحَدِيثِ فَإِنَّنِي
نَشَأْتُ عَلٰى حُبِّ الأَحَادِيثِ مِنْ مَّهْدِ

هُمُو نَشَرُوا فِي الْكَوْنِ سُنَّةَ أَحْمَدٍ
بِلاَ صَدْرٍ مِنْهُمْ فِيهَا وَلاَ وِرْدِ

أَيُّهَا الإِخْوَةُ! عِزُّنَا وَشَرَفُنَا وَسَعَادَتُنَا بِحُبِّ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَحُبِّ سُنَّتِهِ وَالْعِنَايَةِ بِأَحَادِيثِهِ وَآثَارِهِ. يَقُولُ الإِمَامُ أَحْمَدُ رَحِمَهُ اللهُ عَنِ الْفِرْقَةِ النَّاجِيَةِ:

«إِنْ لَّمْ يَكُونُوا أَهْلَ الْحَدِيثِ فَلاَ أَدْرِي مَنْ هُمْ؟»

أَيُّهَا الإِخْوَةُ! إِنَّ جَمْعِيَّةَ أَهْلِ الْحَدِيثِ الْمَرْكَزِيَّةَ مِنَ الْجَمْعِيَّاتِ الرَّائِدَةِ لَيْسَ فِي مُسْتَوٰى بَاكِسْتَانَ فَقَطْ وَإِنَّمَا فِي الْعَالَمِ الإِسْلاَمِيِّ كُلِّهِ، بَلْ فِي الْعَالَمِ أَجْمَعَ. زُرْتُ أَمْرِيكَا وَزُرْتُ بِرِيطَانِيَا وَزُرْتُ أَمَاكِنَ شَتّٰى فِي الْعَالَمِ فَوَجَدْتُّ لِأَهْلِ الْحَدِيثِ دَعْوَةً، وَوَجَدْتُّ لَهُمْ مَسَاجِدَ وَوَجَدْتُّ لَهُمْ نَشَاطًا يُشْكَرُونَ عَلَيْهِ. لَيْسَ هٰذَا تَعَصُّبًا وَّلَا تَحَيُّزًا. فَكُلُّ مُسْلِمٍ يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ أَهْلَ حَدِيثٍ وَكُلُّ مُسْلِمٍ يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ أَهْلَ تَوْحِيدٍ وَأَهْلَ سُنَّةٍ وَأَهْلَ رِعَايَةٍ لِمَنْهَجِ سَلَفِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ، رَحِمَهُمُ اللهُ وَرَضِيَ عَنْهُمْ، وَلِهٰذَا فَإِنَّ جَمْعِيَّةَ أَهْلِ الْحَدِيثِ الْيَوْمَ تُمَثِّلُ وَحْدَةَ الْمُسْلِمِينَ حِينَمَا دَعَتْ رُؤَسَاءَ الْجَمْعِيَّاتِ الْأُخْرٰى

جہاں سے عقیدۂ توحید جاری ہوا اور جہاں سے محبوب کائنات محمد مصطفیٰ ﷺ اپنے مقام و منزلت کو پہنچے۔

"حقیقتاً اہل حدیث ہی آل رسول ہیں۔ ہر چند وہ نبی ﷺ کی صحبت حاصل نہیں کر سکے، تاہم وہ رسالت مآب ﷺ کے معطر سانسوں سے مرکب الفاظ سے (مسلسل) مستفید ہوتے آرہے ہیں۔ میرا اسلام ہو اہل حدیث پر کیونکہ میں بچپن سے احادیث کی محبت کی فضا میں پروان چڑھا ہوں۔ یہ وہ ہستیاں ہیں جنھوں نے چاردانگ عالم میں سنتِ رسول ﷺ کا ڈنکا بجایا ہے اور اس میں ان کی جانب سے ہرگز کوئی کمی یا بیشی نہیں ہوئی۔"

معزز بھائیو! رسول اللہ ﷺ سے محبت، آپ ﷺ کی سنتوں سے بے حد پیار اور آپ کی احادیث و آثار کا اہتمام ہی ہماری عزت، شرف اور سعادت کا باعث ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ نے فرقۂ ناجیہ، یعنی نجات پانے والی جماعت کے بارے میں فرمایا تھا:

"اگر یہ اہل حدیث نہیں تو پھر میں نہیں جانتا کہ وہ کون لوگ ہیں؟"[1]

برادرانِ اسلام! مرکزی جمعیت اہل حدیث قائدانہ کردار کی حامل عالمی جماعتوں میں سے ہے۔ اس کا وجود محض پاکستان ہی تک محدود نہیں، تمام عالم اسلام بلکہ پوری دنیا میں نمایاں اور ممتاز ہے۔ میں نے امریکہ، برطانیہ اور متعدد دیگر ممالک کے دورے کیے تو ہر جگہ میں نے مرکزی جمعیت اہل حدیث کی دعوت، ان کی مساجد اور قابل قدر سرگرمیاں دیکھیں جس پر وہ شکریہ کے مستحق ہیں۔ یہ بات میں کسی تعصب کی بنا پر اور نہ اِن کی ہمنوائی کرتے ہوئے کہہ رہا ہوں بلکہ یہ ایک حقیقت ہے۔ ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ اہل حدیث ہو، اہل توحید ہو، اہل سنت ہو اور اس امت کے سلف صالحین کے طریقۂ کار کی مکمل حمایت کرنے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ ان سب پر رحم فرمائے اور ان سے راضی ہو جائے۔ آج جمعیت اہل حدیث نے مسلمانوں کے اتحاد و یگانگت کا عملی نمونہ پیش کرتے ہوئے دوسری تنظیموں کے قائدین کو بھی (اس پروگرام میں شرکت کی) دعوت دی ہے

[1] شرف أصحاب الحديث، ص: 5.

لِنَكُونَ جَمِيعًا أَهْلَ حَدِيثٍ وَلِنَكُونَ جَمِيعًا جَمَاعَةً إِسْلاَمِيَّةً وَلِنَكُونَ جَمِيعًا جَمَاعَةَ دَعْوَةٍ.

فَكُلُّنَا مِنْ هٰذَا الدِّيْنِ مُلْتَمِسٌ غَرْفًا
مِنَ الْبَحْرِ أَوْ رَشًّا مِنَ الدِّيَمِ

إِنَّ أُمَّةَ الْإِسْلاَمِ الْيَوْمَ وَهِيَ تُوَاجِهُ التَّحَدِّيَاتِ لاَ مُخَلِّصَ مِنْهَا إِلاَّ وَحْدَةُ الإِسْلاَمِ وَوَحْدَةُ الْمُسْلِمِينَ لٰكِنْ عَلٰى مَاذَا تَكُونُ أُسُسُ الْوَحْدَةِ؟ تَكُونُ عَلٰى مَنْهَجِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ:

«تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي أَبَدًا: كِتَابَ اللهِ وَسُنَّتِي»

أَيُّهَا الإِخْوَةُ! حِينَمَا ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ حَدِيثَ الافْتِرَاقِ وَأَنَّ الْفُرْقَةَ سَتَكُونُ فِي هٰذِهِ الأُمَّةِ وَأَنَّ الْفِرَقَ كُلَّهَا فِي النَّارِ إِلاَّ وَاحِدَةً، قَالَ: مَنْ كَانَ عَلٰى مِثْلِ مَا أَنَا عَلَيْهِ الْيَوْمَ وَأَصْحَابِي.

«فَلَنْ يَّصْلُحَ أَمْرُ آخِرِ هٰذِهِ الأُمَّةِ إِلاَّ بِمَا صَلَحَ بِهِ أَوَّلُهَا.»

وَأَحْسِبُ أَنَّ جَمْعِيَّةَ أَهْلِ الْحَدِيثِ مِنَ الْجَمْعِيَّاتِ الرَّائِدَةِ فِي تَحْقِيقِ وَحْدَةِ الْمُسْلِمِينَ وَجَمْعِ كَلِمَتِهِ بُورِكَتْ جُهُودُهَا وَسُدِّدَتْ فِي أَعْمَالِهَا

تا کہ ہم سب اہل حدیث بن جائیں، اسلام کی جماعت بن جائیں اور دعوت الی اللہ دینے والے گروہ سے وابستہ ہو جائیں۔

''ہم میں سے ہر فرد دین کے بحرِ بے کراں سے چلّو بھرنے کے لیے کوشاں اور موسلا دھار بارشوں کی پھوار سے فیض یاب ہونے کا آرزو مند ہے۔''

آج امت مسلمہ کو بہت سے چیلنج درپیش ہیں جن سے نجات پانے کی ایک ہی سبیل ہے اور وہ اسلام اور مسلمانوں کی وحدت کی راہ ہے، لیکن وحدت کی بنیادیں کس چیز پر استوار ہو سکتی ہیں؟ اتحاد و یگانگت کی بنیادیں صرف منہج کتاب وسنت ہی پر قائم ہو سکتی ہیں۔ (جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا):

''میں تمھارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں کہ جب تک تم انھیں مضبوطی سے تھامے رکھو گے، میرے بعد ہرگز گمراہ نہیں ہوگے: اللہ کی کتاب اور میری سنّت۔''[1]

قابل احترام بھائیو! جب رسول اکرم ﷺ نے اُمت کے پارہ پارہ ہونے کی پیش گوئی کی اور فرمایا کہ اِس اُمت میں عنقریب پھوٹ پڑ جائے گی اور ایک کے سوا تمام فرقے واصلِ جہنم ہوں گے تو (اس نجات پانے والے فرقے کی وضاحت کرتے ہوئے) فرمایا: وہ جو اُس دین پر ہو جس پر آج میں اور میرے صحابہ ہیں۔''[1]

(اسی طرح امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا:)

''اس امت کے متاخرین کے حالات اسی طریقے سے سدھر سکتے ہیں جس طریقے سے اُمت کے پہلے لوگوں کے حالات سدھرے تھے۔''[3]

میں سمجھتا ہوں کہ جمعیت اہل حدیث اُمتِ مسلمہ کی وحدت و یک جہتی کا ہراول دستہ ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اس کی کوششیں بارآور ہوں اور اس کے امور واعمال کی اصلاح ہو۔

---

① الموطأ، ص: 553، حديث: 685 ومسند الربيع، ص: 33، حديث: 30.

② جامع الترمذي: 2641.   ③ مناسك الحج والعمرة للألباني، ص: 46.

وَأَثَابَ اللهُ الْقَائِمِينَ عَلَيْهَا لِأَنَّهُمْ يَدْعُونَ إِلَى تَوْحِيدِ اللهِ، يَدْعُونَ حَيْثُ دَعَا رُسُلُ اللهِ - عَلَيْهِمُ الصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ - ﴿أَنِ اعْبُدُوا اللهَ مَالَكُمْ مِنْ إِلٰهٍ غَيْرُهُ﴾ وَيَكْفِيهِمْ فِي ذٰلِكَ شَرَفًا وَفَخْرًا وَعِزًّا وَسُؤْدَدًا، يَدْعُونَ إِلٰى سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَيْثُ تَعَدَّدَتِ السُّبُلُ:

﴿وَأَنَّ هَٰذَا صِرَٰطِى مُسْتَقِيمًا فَٱتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا۟ ٱلسُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَن سَبِيلِهِۦ ذَٰلِكُمْ وَصَّىٰكُم بِهِۦ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿١٥٣﴾﴾

يَدْعُونَ إِلٰى مَنْهَجِ السَّلَفِ الصَّالِحِ حَيْثُ كَثُرَتِ الْبِدَعُ وَالْمُحْدَثَاتُ وَالْمُخَالَفَاتُ وَإِعْجَابُ كُلِّ ذِي رَأْيٍ بِرَأْيِهِ. لٰكِنَّ هٰذَا الشَّرَفَ مَعَ أَنَّهُ تَشْرِيفٌ إِلاَّ أَنَّهُ مَسْئُولِيَّةٌ وَتَكْلِيفٌ فَلَيْسَ الْحَدِيثُ وَلَيْسَتِ السُّنَّةُ وَلَيْسَ مَنْهَجُ السَّلَفِ الصَّالِحِ حِكْرًا عَلٰى أَحَدٍ بَلْ إِنَّنَا نَدْعُو جَمِيعًا مُسْلِمِينَ، نَدْعُو جَمِيعًا مُسْلِمِينَ بِكَافَّةِ شَرَائِعِهِمْ وَفِئَاتِهِمْ وَأَطْيَافِهِمْ أَنْ يَّجْتَمِعُوا عَلٰى هٰذَا الْحَقِّ وَأَنْ يَّتَوَارَدُوا عَلَيْهِ وَأَنْ نَّكُونَ جَمِيعًا أُمَّةً وَاحِدَةً كَمَا أَرَادَ اللهُ:

﴿إِنَّ هَٰذِهِۦٓ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَٰحِدَةً وَأَنَا۠ رَبُّكُمْ فَٱعْبُدُونِ ﴿٩٢﴾﴾

﴿إِنَّمَا ٱلْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ﴾

﴿وَٱلْمُؤْمِنُونَ وَٱلْمُؤْمِنَٰتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَآءُ بَعْضٍ﴾

اللہ تعالیٰ اس کی قیادت کو ہر لحاظ سے سلامت رکھے کیونکہ یہ لوگ اللہ کی وحدانیت کی ٹھیک وہی دعوت دیتے ہیں جو اللہ کے رسولوں (ان سب پر درود وسلام ہو) نے دی۔ وہ دعوت یہ تھی:

''اللہ ہی کی عبادت کرو، اس کے سوا تمھارا کوئی معبود نہیں۔''

یہی وہ مسلّمہ بات ہے جو شرف، فخر، عزت اور سیادت کے لیے کافی ہے کہ وہ سنت رسول ﷺ ہی کی دعوت دیتے ہیں جبکہ لوگوں کے سامنے کئی دوسرے راستے کھلے پڑے ہیں۔

''اور یقیناً میرا یہ راستہ سیدھا ہے، لہٰذا تم اسی کی پیروی کرو، دوسرے راستوں کی پیروی مت کرو، وہ تمھیں اللہ کے راستے سے الگ کر دیں گے۔ اللہ نے تمھیں اسی کی تاکید کی ہے، تاکہ تم پرہیز گاری اختیار کرو۔''[1]

یہ سلف صالحین کے منہج کے داعی ہیں۔ اس زمانہ میں جب بدعتیں کثرت سے سر اٹھانے لگیں، نت نئی چیزیں رونما ہوئیں اور شریعت مطہرۃ کی مخالفت عام ہوئی اور ہر رائے رکھنے والے کو اپنی رائے ہی بھلی معلوم ہونے لگی۔ ہر چند یہ شرف ووقار باعث عزت ہونے کے ساتھ ساتھ مسؤلیت اور جوابدہی کا باعث بھی ہے۔ حدیث، سنت اور سلف صالحین کا طرز عمل کسی پر اپنی رائے مسلّط کرنے کا درس نہیں دیتے، بلکہ ہمیں چاہیے کہ سب مسلمانوں کو ان کے تمام قوانین، ضابطوں، جماعتوں اور افکار وخیالات سمیت دلائل اور محبت سے یہ دعوت دیں کہ وہ اسی راہِ حق پر اکٹھے ہوں اور اسی (گھاٹ) سے ایک ساتھ سیراب ہوں۔ اور یہ کہ ہم سب ایک ہی امت بن جائیں۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے:

''بلاشبہ تمھارا یہ دین ایک ہی دین ہے اور میں تمھارا رب ہوں، لہٰذا تم میری ہی عبادت کرو۔''[2]

''یقیناً مومن (ایک دوسرے کے) بھائی ہیں۔''[3]

''مومن مرد اور مومن عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔''[4]

---

[1] الأنعام 153:6۔ [2] الأنبیآء 92:21۔ [3] الحجرات 10:49۔ [4] التوبة 71:9۔

﴿مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَوٰةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿٣١﴾ مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ﴿٣٢﴾﴾

وَلِهَذَا فَإِنَّهَا دَعْوَةٌ، دَعْوَةٌ إِلَى الاعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ بَعِيدًا عَنِ الْمُسَمَّيَاتِ وَالشِّعَارَاتِ فَنَحْنُ نَدْعُو إِلَى كِتَابِ اللهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ ﷺ وَنُحِبُّ مَنْ كَانَ حَرِيصًا مُتَّبِعًا لِكِتَابِ اللهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ عَلَيْهِ الصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ، بِمَنْهَجِ السَّلَفِ الصَّالِحِ مَهْمَا تَسَمَّى مِنَ الشِّعَارَاتِ وَالأَسْمَاءِ وَالْمُسَمَّيَاتِ فَهَذِهِ لاَ تَعْنِينَا شَيْئًا. لَكِنِ الْعِبْرَةُ بِالْمَنْهَجِ الصَّحِيحِ الْمُقْتَفِي أَثَرَ كِتَابِ اللهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ ﷺ

يَا أَيُّهَا الرَّجُلُ الْمُرِيدُ نَجَاتَهُ
اِسْمَعْ مَقَالَةَ نَاصِحٍ مِعْوَانِ

كُنْ فِي أُمُورِكَ كُلِّهَا مُتَتَبِّعًا
لِلْوَحْيِ لاَ بِزَخَارِفِ الْهَذَيَانِ

وَاتْبَعْ كِتَابَ اللهِ وَالسُّنَنَ الَّتِي
جَاءَتْ عَنِ الْمَبْعُوثِ فِي الْفُرْقَانِ

هَذَا هُوَ الْمَخْرَجُ لِفِتَنِ الأُمَّةِ وَتَحَدِّيَاتِهَا وَطَائِفِيَّاتِهَا وَمَذَاهِبِهَا الَّتِي شَرَّقَتْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ لَكِنْ:

﴿وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا﴾

أَيُّهَا الإِخْوَةُ فِي اللهِ!

إِنَّ الدَّعْوَةَ الإِسْلاَمِيَّةَ لاَ بُدَّ أَنْ تَقُومَ عَلَى التَّوْحِيدِ وَلاَ بُدَّ أَنْ تَقُومَ عَلَى السُّنَّةِ

''اُسی کی طرف رجوع کرتے ہوئے (دین پر قائم رہو)، اور اُسی سے ڈرتے رہو، اور نماز قائم کرو، اور تم مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ۔ (یعنی) جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور وہ کئی گروہوں میں بٹ گئے۔ ہر گروہ کے پاس جو کچھ ہے، وہ اسی پر خوش ہے۔''[1]

لہٰذا یہ دعوت کتاب وسنت کو مضبوطی سے تھامنے کی دعوت ہے جو اپنی مرضی سے اختیار کی ہوئی چیزوں اور خود ساختہ علامات سے کوسوں دور ہے، چنانچہ ہم کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ کی طرف بلاتے ہیں۔ اور اس شخص سے ٹوٹ کر محبت کرتے ہیں جو منہج سلف کے مطابق کتاب وسنت پر چلنے کا شائق اور صرف انھی کا متبع ہے، خواہ وہ کوئی بھی علامات یا نام اختیار کرے کیونکہ یہ چیزیں ہمارے لیے کوئی معنی نہیں رکھتیں۔

ہاں! قابل اعتبار بات صرف صحیح منہج ہے جو کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ کے اثر سے درخشاں ہے۔

''اے نجات کے خواستگار شخص! تو اپنے انتہائی کام آنے والے ناصح کی بات سُن! اپنے تمام معاملات میں وحی کا متبع رہ۔ فضول، نامعقول اور پُرفریب باتوں سے دُور بھاگ۔ اور کتاب اللہ اور پیغمبر ﷺ کی طرف سے آئے ہوئے احکام فوراً مان لے۔''[2]

یہی اُمت کو درپیش فتنوں، چیلنجوں، فرقہ بندیوں اور گروہوں سے نکلنے کا واحد طریقہ ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

''اور اسی طرح ہم نے تمھیں بہترین امت بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ بن جاؤ جبکہ رسول اللہ تم پر گواہ ہوں گے۔''[3]

میرے مخلص بھائیو!

بلاشبہ اسلامی دعوت کے لیے ضروری ہے کہ وہ توحید اور سنت رسول ﷺ پر قائم ہو،

---

① الروم32,31:30. ② القصيدة النونية، ص: 23. ③ البقرة143:2.

وَلاَبُدَّ أَنْ تُعْنٰى بِشَأْنِ الْعِلْمِ لاَ يَكْفِي أَنْ يَتَرَبَّي النَّاسُ عَلَى الْعَوَاطِفِ وَالْحَمَاسَاتِ الْمَشْبُوبَةِ وَإِنَّمَا لاَبُدَّ مِنَ الْعِلْمِ

﴿فَاعْلَمْ أَنَّهُۥ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا ٱللَّهُ وَٱسْتَغْفِرْ لِذَنۢبِكَ﴾

﴿يَرْفَعِ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ مِنكُمْ وَٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْعِلْمَ دَرَجَٰتٍ﴾

﴿هَلْ يَسْتَوِى ٱلَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَٱلَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُو۟لُوا۟ ٱلْأَلْبَٰبِ﴾

اَلْجَهْلُ دَاءٌ قَاتِلٌ وَشِفَاءُهُ
أَمْرَانِ فِي التَّرْكِيبِ مُتَّفِقَانِ

نَصٌّ مِنَ الْقُرْآنِ أَوْ مِنْ سُنَّةٍ
وَطَبِيبُ ذَاكَ الْعَالِمُ الرَّبَّانِي

فَلاَيَنْبَغِي أَنْ نَتَسَاهَلَ بِشَأْنِ الْعِلْمِ فَيَنْبَغِي أَنْ نُعْنٰى بِالْعِلْمِ بِكِتَابِ اللهِ وَالْعِلْمِ بِسُنَّةِ رَسُولِهِ ﷺ وَالْعِلْمِ بِاللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ الَّتِي هِيَ لُغَةُ الْقُرْآنِ الْكَرِيمِ وَالسُّنَّةِ النَّبَوِيَّةِ.

إِنَّ بَعْضَ إِخْوَانِنَا الْمُسْلِمِينَ لاَيُعِيرُونَ جَانِبًا لِلُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ وَهٰذَا فِيهِ بَتَاتٌ لِلْأَجْيَالِ وَالنَّاشِئَةِ عَنْ مُقَوِّمٍ مِنْ أَعَزِّ مُقَوِّمَاتِهَا الَّذِي يَرْتَبِطُ بِتَأْرِيخِهَا وَأُصُولِهَا الدِّينِيَّةِ وَالْعَقَدِيَّةِ وَالتَّأْرِيخِيَّةِ أَلاَ! وَهُوَ اللُّغَةُ الْعَرَبِيَّةُ.

فَيَنْبَغِي أَنْ نُعْنٰى بِهٰذَا الأَمْرِ غَايَةَ الْعِنَايَةِ كَذٰلِكَ لاَبُدَّ أَنْ يُوعٰى جَانِبُ الْعُلَمَاءِ وَالاِهْتِمَامُ بِهِمْ وَحِفْظُ أَقْدَارِهِمْ.

نیز یہ بھی نہایت ضروری ہے کہ حصولِ علم پر خاطر خواہ توجہ دی جائے۔
یہی کافی نہیں ہے کہ محض جذبات اور اشتعال انگیز خیالات سے لوگوں کی تربیت کی جائے بلکہ علم ہماری ناگزیر اساسی ضرورت ہے۔ کیونکہ فرمان باری ہے:

''پس (اے نبی!) آپ جان لیجیے کہ بلاشبہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، اور اپنے سہو کی معافی طلب کیجیے۔''[1]

''تم میں سے جو ایمان لائے ہیں اور جنھیں علم دیا گیا ہے، اللہ ان کے درجات بلند کرے گا۔''[2]

''کیا علم والے اور بے علم برابر ہو سکتے ہیں؟ نصیحت تو عقل والے ہی پکڑتے ہیں۔''[3]

''جہالت ہلاک کرنے والی بیماری ہے جبکہ اس کی شفا دو چیزوں میں ہے جو ترکیب کے لحاظ سے (درحقیقت) ایک ہی ہیں۔ وہ ہے نص قرآنی یا سنت رسول ﷺ اور اس کا طبیب عالمِ ربّانی ہے۔''[4]

یہ ہرگز ہمارے لیے مناسب نہیں کہ ہم تحصیلِ علم کے معاملے میں سستی برتیں۔ اور یہ ضروری ہے کہ علم سے ہم کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ اور عربی زبان کا جو قرآن وسنت کی زبان ہے، علم مراد لیں۔

ہمارے بعض مسلمان بھائی عربی زبان کی طرف خاطر خواہ توجہ نہیں دیتے۔ درحقیقت یہ (بے اعتنائی) آنے والی نسلوں اور نونہالوں کے لیے بہت نقصان دہ ہے کیونکہ اس طرح وہ اپنے جگر گوشوں کو اُن کی صلاحیتیں اجاگر کرنے کے اِس عظیم ذریعے سے محروم کر رہے ہیں جو اُن کی تاریخ، ان کے دینی اصولوں اور عقیدے سے وابستہ رکھنے کی شارح و ترجمان بھی ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم عربی زبان کے فروغ پر بھرپور توجہ دیں۔

اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ علماء کے مقام و مرتبے کا خاص خیال رکھا جائے، ان کی عزت افزائی کی جائے، ان کی قدر و منزلت میں کوئی کسر نہ چھوڑی جائے۔

---

[1] محمد 19:47. [2] المجادلة 11:58. [3] الزمر 9:39. [4] القصيدة النونية، ص: 204.

وَالْحَذَرَ كُلَّ الْحَذَرِ مِنَ الْوَقِيعَةِ فِي عُلَمَاءِ الشَّرِيعَةِ فَإِنَّهُمْ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَحِمَهُمْ وَرَحِمَ مَنْ مَّاتَ مِنْهُمْ وَوَفَّقَ وَبَارَكَ فِي أَحْيَائِهِمْ - كُلُّهُمْ حَرِيصُونَ عَلَى الأَخْذِ بِالدَّلِيْلِ لٰكِنْ قَدْ تَخْتَلِفُ اجْتِهَادَاتُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِمَّا لِعَدَمِ بُلُوغِ الدَّلِيلِ أَوْ لِعَدَمِ ظُهُورِ وَجْهِ الاِسْتِدْلاَلِ مِنَ الدَّلِيلِ عِنْدَ فِئَةٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَوْ مَا إِلٰى ذٰلِكَ مِنَ الاِعْتِبَارَاتِ الَّتِي ذَكَرَهَا أَهْلُ الْعِلْمِ كَشَيْخِ الْإِسْلاَمِ ابْنِ تَيْمِيَّةَ - رَحِمَهُ اللهُ - فِي كِتَابِهِ" رَفْعُ الْمَلاَمِ عَنِ الْأَئِمَّةِ الْأَعْلاَمِ"

وَلِهٰذَا لاَ يَنْبَغِي التَّعَجُّلُ فِي الْوَقِيعَةِ بِالْعُلَمَاءِ بَلْ لاَبُدَّ مِنَ الْتِمَاسِ الْعُذْرِ لَهُمْ مَتَى مَا كَانُوا مِنْ عُلَمَاءِ الشَّرِيعَةِ وَعُلَمَاءِ الْعَقِيدَةِ وَعُلَمَاءِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ السَّائِرِينَ عَلٰى مَنْهَجِ سَلَفِ هٰذِهِ الأُمَّةِ.

كَذٰلِكَ أَيُّهَا الْإِخْوَةُ! يَنْبَغِى أَنْ تَتَّسِعَ الصُّدُورُ وَأَنْ تَعُفَّ الأَلْسُنُ عِنْدَ بَوَادِرِ الْخِلاَفِ

إِنَّ الْبِدَارَ بِرَدِّ شَيْءٍ لَّمْ تُحِطْ
عِلْمًا بِهِ سَبَبًا إِلَى الْحِرْمَانِ

يَسْتَعْجِلُ بَعْضُ الإِخْوَةِ عَلٰى إِخْوَانِهِمْ فِي الْوَقِيعَةِ بِهِمْ وَثَلْبِهِمْ وَالْوَقِيعَةِ فِي أَعْرَاضِهِمْ مِنْ أَجْلِ أُمُورٍ مُسْتَحَبَّةٍ وَمِنْ أَجْلِ أُمُورٍ مِنَ السُّنَنِ وَمِنْ أَجْلِ أُمُورٍ مِنْ فُرُوعِ الشَّرِيعَةِ،فَيَنْبَغِي أَنْ تَتَّسِعَ آفَاقُنَا وَمَدَارِكُنَا. لأَنْ نَلْتَمِسَ الْأَعْذَارَ لَهُمْ مَادَامَ فِي مُحِيطِ فُرُوعِ هٰذِهِ الشَّرِيْعَةِ وَأَنْ يَكُونَ بَيْنَ الإِخْوَةِ النُّصْحُ الْهَادِفُ وَالْحِوَارُ الْبَنَّاءُ،

نیز علمائے دین کی عیب جوئی کرنے اور ان کی پگڑی اچھالنے سے مکمل اجتناب کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو جائے اور ان پر رحمت فرمائے، نیز جو علماء رحلت کر گئے ہیں اُن پر بھی رحمت فرمائے اور بقید حیات علماء کی زندگی میں برکت دے۔ بلاشبہ یہ سب دلیل ہی کے ذریعے سے مسائل اخذ کرتے ہیں لیکن کبھی دلیل نہ ملنے کی وجہ سے یا کبھی وجہ استدلال واضح نہ ہونے کی بنا پر اہل علم کے اجتہاد میں اختلاف ہو جاتا ہے۔ کچھ دیگر وجوہ بھی ہیں جو اہل علم بیان فرما گئے ہیں جیسا کہ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''رفع الملام عن الأئمة الأعلام'' میں ذکر کیا ہے۔ چنانچہ علماء کی عیب جوئی میں عجلت سے کام نہیں لینا چاہیے بلکہ ضروری ہے کہ ان کی طرف سے عذر تلاش کیا جائے، چاہے وہ علمائے شریعت ہوں یا علمائے عقیدہ اور علمائے سنت۔ یا سلف صالحین کے طرز پر چلنے والے دیگر ذی وقار علمائے کرام ہوں۔

برادرانِ عزیز! علماء کے لیے ضروری ہے کہ اختلاف رونما ہو جائے تو وسعتِ ظرفی کا مظاہرہ کریں اور زبان و بیان پر قابو رکھیں۔

''کسی چیز کا احاطہ کیے بغیر، جلد بازی کرتے ہوئے آپ اسے ٹھکرا دیں گے تو یقیناً یہ عجلت بہت بڑی محرومی کا پیش خیمہ بن سکتی ہے۔''[1]

کچھ بھائی اپنے بھائیوں کی عیب جوئی کرنے، ان پر سب وشتم کرنے اور ان کی پگڑی اچھالنے میں بڑی تیزی دکھاتے ہیں۔ یہ انداز مناسب نہیں۔ کچھ بھائی مستحب اُمور، سنتوں اور شریعت مطہرہ کے فروعی مسائل کی بنا پر اپنے بھائیوں کی عیب جوئی کرنے، ان پر سب وشتم کرنے اور ان کی پگڑی اچھالنے میں بھی عجلت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ یہ بات بھی محل نظر ہے۔ ہمیں وسیع النظر ہونا چاہیے اور اپنی تمام ذہنی صلاحیتیں بروئے کار لانی چاہئیں اور اپنی عقل و دانش میں وسعت پیدا کرنی چاہیے، شریعت کے فروعی مسائل میں ہمیں اپنے بھائیوں کو بریئ الذمہ قرار دینے کے لیے کوشاں رہنا چاہیے۔ ہمیں اپنے بھائیوں کے لیے بامقصد خیر خواہی کے جذبات سے معمور ہونا چاہیے۔ ہماری گفتگو تخریبی بحث و مباحثہ سے پاک اور تعمیری مقاصد کے لیے ہونی چاہیے۔

---

[1] القصيدة النونية، ص :232.

وَالإِفَادَةُ مِنْ عِلْمِهِمْ وَأَدَبِهِمْ وَفَضْلِهِمْ كَمَا كَانَ سَلَفُ هٰذِهِ الأُمَّةِ رَحِمَهُمُ اللهُ وَرَضِيَ عَنْهُمْ.

حِينَمَا أَتَمَّ عُثْمَانُ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - الصَّلاَةَ بِمِنًى قِيلَ لابْنِ مَسْعُودٍ فِي ذٰلِكَ لِيُنْكِرَ عَلَيْهِ فَقَالَ: إِنَّ الْخِلاَفَ شَرٌّ. إِنَّ الْخِلاَفَ شَرٌّ وَهٰذِهِ يَنْبَغِي أَنْ يَّعِيهَا أَجْيَالُنَا وَأَبْنَاءُنَا فَيُدْرِكُونَ أَنَّ الْخِلاَفَ شَرٌّ وَخَطَرٌ. وَضَرَرُهُ وَمَفْسَدَتُهُ أَعْظَمُ مِنْ مَفْسَدَةِ مُخَالَفَةِ أَحَدٍ مِّنَ الْعُلَمَاءِ شَيْئًا مِنَ الْأُمُورِ لِتَأْوِيلٍ أَوِ اجْتِهَادٍ سَائِغٍ.

كَذٰلِكَ أَيُّهَا الإِخْوَةُ! يَنْبَغِي أَنْ نَّحْرِصَ عَلَى سَلاَمَةِ الْقُلُوبِ وَأَنْ لاَّ نَحْمِلَ الْغِلَّ وَالْحِقْدَ وَالْحَسَدَ وَالْبَغْضَاءَ لِأَحَدٍ مِنْ إِخْوَانِنَا الْمُسْلِمِينَ وَإِنِ اخْتَلَفْنَا مَعَهُ فِي بَعْضِ الْمَسَائِلِ فَيَنْبَغِي أَنْ تَتَوَارَدَ النُّفُوسُ عَلَى ذٰلِكَ:

﴿وَٱلَّذِينَ جَآءُو مِنۢ بَعۡدِهِمۡ يَقُولُونَ رَبَّنَا ٱغۡفِرۡ لَنَا وَلِإِخۡوَٰنِنَا ٱلَّذِينَ سَبَقُونَا بِٱلۡإِيمَٰنِ وَلَا تَجۡعَلۡ فِي قُلُوبِنَا غِلّٗا لِّلَّذِينَ ءَامَنُواْ رَبَّنَآ إِنَّكَ رَءُوفٞ رَّحِيمٌ ١٠﴾

وَنُشْهِدُ اللهَ الَّذِي لاَ إِلٰهَ غَيْرُهُ أَنَّنَا لاَ نَحْمِلُ فِي قَلْبِنَا غِلاًّ وَلاَ حِقْدًا وَلاَ حَسَدًا لِإِخْوَانِنَا الْمُسْلِمِينَ وَإِنِ اخْتَلَفْنَا مَعَهُمْ أَحْيَانًا فِي بَعْضِ الْمَسَائِلِ لٰكِنْ يَبْقَى إِخْوَانُنَا أَهْلُ الْحَدِيثِ هُمْ مَنْ نَتَّفِقُ مَعَهُمْ فِي أُمُورٍ كَثِيرَةٍ لاَ سِيَّمَا الْمُعْتَقَدُ الصَّحِيحُ، وَالْمَنْهَجُ السَّلِيمُ، وَالْعِنَايَةُ بِالتَّوْحِيدِ، وَمَنْهَجُ السَّلَفِ الصَّالِحِ وَنَحْرِصُ كُلَّ الْحِرْصِ عَلَى أَنْ نَكُونَ جَمِيعًا عَلَى هٰذَا الْمَنْهَجِ وَعَلَى هٰذَا الْمُسْتَوٰى وَأَنْ لاَ نَتَوَارٰى عَنِ السَّاحَةِ وَأَنْ نَدْخُلَ كُلَّ الْمَجَالِ وَأَنْ نَحْرِصَ عَلَى عَدَمِ الانْزِوَاءِ وَالتَّقَوُّعِ فِي أَمَاكِنَ مُعَيَّنَةٍ.

ہمیں اپنے بھائیوں کے علم و ادب اور ان کے فضل سے مستفید ہونا چاہیے جیسا کہ اِس اُمت کے سلف صالحین کا معمول تھا۔ اللہ اُن پر رحم فرمائے اور اُن سے راضی ہو۔ جس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں پوری نماز پڑھائی (قصر نہ کی) تو یہ معاملہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھا گیا تا کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اس عمل کو ناپسندیدہ قرار دے کر روک دیں لیکن اُنھوں نے فرمایا: ''مخالفت میں شر ہے، مخالفت میں شر ہے۔''[1]

ہماری نسلوں اور اولادوں کو یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ اختلافات میں شر ہے، خطرات ہیں، نقصانات ہیں اور اس سے پھوٹنے والا فساد، مسائل میں تاویل یا جائز اجتہاد کی بنا پر علماء میں رونما ہونے والے اختلاف سے زیادہ فساد کا باعث ہے۔

میرے بھائیو! ہم پر لازم ہے کہ ہم اپنے مسلمان بھائیوں کے بارے میں، چاہے ان سے بعض مسائل میں اختلاف ہو جائے، اپنے دلوں کو صاف رکھیں اور ان کے لیے اپنے دلوں کو عداوت، حسد اور بغض کی آماجگاہ نہ بنائیں۔ ہم اس آیت سے استفادہ کریں:

> ''اور جو اُن کے بعد آئے، وہ کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جنھوں نے ایمان میں ہم سے پہل کی اور ہمارے دلوں میں اہل ایمان کے لیے کوئی کینہ نہ رکھ۔ اے ہمارے رب! بے شک تو بہت نرمی والا، نہایت رحم کرنے والا ہے۔''[2]

اور ہم اس اللہ کو گواہ بنائیں جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ بے شک ہم اپنے مسلمان بھائیوں کے لیے اپنے دل میں کوئی کینہ، عداوت اور حسد نہیں رکھتے، اگرچہ ہم ان سے بسا اوقات اختلاف بھی کرتے ہیں لیکن ہمارے اہل حدیث بھائی وہ ہیں کہ ہم ان سے بہت سے معاملات میں متفق ہیں، خصوصاً صحیح عقیدۃ، بہترین منہج، توحید سے گہری وابستگی اور سلف صالحین کے طرز عمل کا التزام۔ ہم بدرجہ اتم یہ تمنا رکھتے ہیں کہ ہم سب اسی منہج حق پر کاربند ہو جائیں۔ ہم کسی میدان میں پیچھے نہ رہیں بلکہ زندگی کے ہر شعبہ میں آگے بڑھیں۔ اور ہم اس کے بھی حریص ہیں کہ ہم گوشہ نشینی اختیار نہ کریں اور معینہ پُر خطر اور کٹھن جگہوں کی طرف نہ جائیں۔

---

[1] سنن أبي داود: 1960 و المعجم الأوسط: 333/7، حديث: 6633. [2] الحشر 59:10.

وَإِنَّمَا يَهُمُّنَا جَمِيعًا أَنَّ النَّاسَ كُلَّهُمْ يَسِيرُونَ عَلٰى هٰذَا الْمَنْهَجِ وَيَسِيرُونَ عَلٰى هٰذَا الطَّرِيقِ الصَّحِيحِ كَأَنَّ مَنْ وُفِّقَ إِلَى الْخَيْرِ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ إِخْوَانُهُ الْمُسْلِمُونَ عَلٰى هٰذَا الْخَيْرِ. أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ عِنْدَكَ شَيْئًا مِنَ الْمَالِ أَوْ أَنَّ عِنْدَكَ شَيْئًا مِنَ الْجَاهِ أَوْ مَا إِلٰى ذٰلِكَ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ:

«لاَ يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ»

فَكَيْفَ تَرْضٰى أَنْ يَكُونَ أَخُوكَ الْمُسْلِمُ يَسِيرُ عَلٰى طَرِيقِ النَّارِ وَأَنْتَ تَتَفَرَّجُ أَوْ كَيْفَ تَرْضٰى أَيْضًا أَنْ يَكُونَ أَخُوكَ الْمُسْلِمُ عَلٰى غَيْرِ طَرِيقٍ صَحِيحٍ وَأَنْتَ لَاتُحْسِنُ الْأُسْلُوبَ الصَّحِيحَ فِي دَعْوَتِهِ، وَقَدْ قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ:

﴿ٱدْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِٱلْحِكْمَةِ وَٱلْمَوْعِظَةِ ٱلْحَسَنَةِ ۖ وَجَـٰدِلْهُم بِٱلَّتِى هِىَ أَحْسَنُ ۚ﴾

وَيَقُولُ سُبْحَانَهُ:

﴿وَقُولُوا۟ لِلنَّاسِ حُسْنًا﴾

النَّاسُ كُلُّ النَّاسِ فَكَيْفَ بِإِخْوَانِكَ الْمُسْلِمِينَ، فَكَيْفَ أَيْضًا بِأَخِيكَ الْمُحِبِّ الَّذِي قَدْ يَكُونُ مَعَكَ عَلٰى مَنْهَجِ السَّلَفِ الصَّالِحِ لٰكِنَّهُ لَهُ رَأْيٌ أَوِ اجْتِهَادٌ أَوْ رَأْيٌ فِي بَعْضِ الْمَسَائِلِ الْفَرْعِيَّةِ أَوِ الدَّعْوِيَّةِ أَوْ مَا إِلٰى ذٰلِكَ.

اَلْمُهِمُّ أَنْ نَعْلَمَ جَمِيعًا أَنَّ هٰذَا الْمَنْهَجَ هُوَ الَّذِي يَنْبَغِي أَنْ نَتَوَارَدَ عَلَيْهِ وَأَنْ نَدْعُوَ النَّاسَ إِلَيْهِ وَأَنْ نَحْرِصَ كُلَّ الْحِرْصِ عَلٰى تَحْقِيقِ الْمَصَالِحِ الْعُلْيَا وَدَرْءِ الْمَفَاسِدِ.

یہ بات ہمارے لیے انتہائی اہمیت کی حامل ہے کہ تمام لوگ اسی طرز حق پر کاربند ہو جائیں اور اسی سیدھی راہ کے راہی بن جائیں، یعنی ایسے فرد بن جائیں جسے بھلائی کی توفیق ملے تو وہ پسند کرتا ہے کہ اس کے مسلمان بھائی اس بھلائی میں شامل ہو جائیں۔ آپ کا کیا خیال ہے کہ آپ کے پاس کچھ مال ہو، جاہ وحشمت ہو یا دوسری نعمتیں ہوں (کیا آپ نہیں چاہیں گے کہ یہ نعمتیں آپ کے بھائی کو بھی میسر آئیں؟) جب کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

''اُس وقت تک تم میں سے کوئی شخص کامل مومن نہیں ہوسکتا جب تک اپنے بھائی کے لیے وہی چیز پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔''[1]

آپ یہ کیسے گوارا کرتے ہیں کہ آپ کا بھائی جہنم کا راہی ہو اور آپ اسے دیکھ کر خوش ہو رہے ہوں یا یہ کیونکر آپ کو بھلا لگتا ہے کہ آپ کا بھائی غلط راہ پر گامزن ہو اور آپ اسے دعوت دینے کے لیے اپنے صحیح اسلوب میں کامل نکھار پیدا نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

''(اے نبی!) اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھے وعظ کے ساتھ دعوت دیجیے، اوران سے احسن طریقے سے بحث کیجیے۔''[2]

اور یہ بھی فرمایا ہے:

''اور تم لوگوں سے اچھے طریقے سے بات کرو۔''[3]

''**الناس**'' میں تمام انسان شامل ہیں تو پھر اپنے مسلمان بھائیوں سے آپ کا برتاؤ کیسا ہونا چاہیے، نیز آپ کا اپنے اُس پیارے بھائی سے سلوک کیسا ہوگا جو سلف صالحین کے منہج میں آپ کے ساتھ ہے لیکن بعض فروعی یا دعوت وغیرہ کے جزوی مسائل میں اس کی کوئی مختلف رائے یا اجتہاد ہے۔

اہم بات یہ ہے کہ ہم سب یہ جان لیں کہ بے شک یہی وہ منہج ہے جو اس لائق ہے کہ ہم اکٹھے اسی پر جمع ہوں اور لوگوں کو بھی اسی کی طرف دعوت دیں۔ اعلیٰ وارفع مقاصد ومصالح کے حریص بن جائیں اور فساد کو روکنے کے لیے پورے شوق اور لگن سے کام کریں۔

---

[1] صحيح البخاري: 13، وصحيح مسلم: 45. [2] النحل 125:16. [3] البقرة 83:2.

وَأَنْ نَكُونَ أَعْضَاءَ فَاعِلِينَ وَنَافِعِينَ، وَأَنْ نَكُونَ إِجَابِيِّينَ، وَأَنْ نَبْدَأَ بِخُطُوَاتِ عَمَلِيَّةٍ فِي مَجَالاَتٍ كَثِيرَةٍ، وَفِي مَجَالاَتِ النُّصْحِ الْهَادِفِ الْبَنَّاءِ لِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ. يَكُونُ الْمُسْلِمُ حَرِيصًا عَلَى النُّصْحِ وَالدَّعْوَةِ لِلنَّاسِ رُعَاةً وَرَعِيَّةً بِالأَسَالِيبِ الْحَسَنَةِ.

عَلَى الْمُسْتَوَى الْاِقْتِصَادِيِّ يَنْبَغِي أَنْ تَتَوَارَدَ الأُمَّةُ عَلٰى وُجُودِ مَصَارِفَ إِسْلاَمِيَّةٍ وَلَوْ بِخُطُوَاتٍ عَمَلِيَّةٍ.

يَنْبَغِي فِي مَجَالِ الْإِعْلاَمِ أَنْ لاَنتَوَارٰى عَنِ السَّاحَةِ، وَأَنْ نَدْخُلَ بِالسَّاعَاتِ وَبِالْأَوْقَاتِ بِحَيْثُ نَبُثُّ الدَّعْوَةَ إِلٰى عَقِيدَتِنَا، وَإِلٰى سَلَفِيَّتِنَا، وَإِلٰى أَحَادِيثِ رَسُولِ اللهِ ﷺ لِيَرَاهَا النَّاسُ كُلُّهُمْ وَنَقُولُ لِلنَّاسِ: هٰذَا مَنْهَجُنَا وَهٰذَا دِينُنَا وَلَيْسَ نَحْنُ فَقَطْ فِيهِ وَإِنَّمَا هُوَ هٰذَا مَنْهَجُ مُحَمَّدٍ ﷺ الَّذِي أُمِرْنَا بِاتِّبَاعِهِ:

﴿لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ ٱللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُوا۟ ٱللَّهَ وَٱلْيَوْمَ ٱلْءَاخِرَ وَذَكَرَ ٱللَّهَ كَثِيرًا ﴿٢١﴾﴾

سَعَادَتِي لاَتُوصَفُ وَابْتِهَاجِي لاَتَحُدُّهُ حُدُودُ بَاكِستَانَ بَلْ إِنَّهَا لاَتَتَسَامٰى عَنْ ذٰلِكَ فِي الأَرْضِ كُلِّهَا أَنْ اَلْتَقِيَ بِأَحَبِّ النَّاسِ وَأَعَزِّ النَّاسِ وَأَصْدَقِ النَّاسِ، أَحْسَبُهُمْ كَذٰلِكَ وَلاَ أُزَكِّي عَلَى اللهِ أَحَدًا.

وَهِيَ دَعْوَةٌ إِلٰى أَنْ يَكُونَ هٰذَا الأَمْرُ عَلٰى مُسْتَوَى التَّكْلِيفِ، فَنَقُومُ بِجُهُودٍ عَظِيمَةٍ مُحَسِّنِينَ الْأَسَالِيبَ، زَارِعِينَ الْاِبْتِسَامَةَ هَاشِّينَ بَاشِّينَ بِالنَّاسِ وَبِإِخْوَانِنَا الْمُسْلِمِينَ مَهْمَا اخْتَلَفْنَا مَعَهُمْ، فَهٰذَا أَيْضًا مِنَ السَّلَفِيَّةِ، وَهٰذَا أَيْضًا عَلَيْهِ مَنْهَجُ أَهْلِ الْحَدِيثِ

اور معاشرہ کے لیے فعال اور مفید بنیں اور مثبت کردار ادا کریں اور مختلف میدانوں میں عملی اقدامات کرتے ہوئے مسلمان حکام اور عوام کے لیے با مقصد تعمیری نقطۂ نظر اور خیر خواہی کے جذبہ سے کام لیں۔ ہر مسلمان بہترین اسلوب اختیار کر کے لوگوں کی جن میں حکمران طبقہ اور عوام دونوں شامل ہیں خیر خواہی اور دعوت کی طرف انتہائی توجہ دے۔

اقتصادی میدان میں چاہیے کہ اُمت اسلامی بنک بنانے کے سلسلے میں عملی اقدامات کرے۔ ذرائع ابلاغ کے میدان میں بھی ہم پیچھے نہ رہیں بلکہ گھنٹوں اور منٹوں کا لحاظ رکھتے ہوئے اس میں شامل ہوں، اس طرح کہ ہم اپنے عقیدے، اپنی سلفیت اور احادیث رسول ﷺ کی طرف دعوت کو پھیلائیں تا کہ تمام لوگ اسے دیکھیں۔ اور ہم لوگوں سے کہیں: یہ ہے ہمارا منہج، یہ ہے ہمارا دین۔ صرف یہی نہیں کہ ہم ہی اس پر کاربند ہیں، درحقیقت یہی سیدنا محمد ﷺ کا منہج تھا جن کی اتباع کا ہمیں حکم دیا گیا ہے:

> ''یقیناً تمھارے لیے رسول اللہ (کی ذات) میں بہترین نمونہ ہے، ہر اس شخص کے لیے جو اللہ (سے ملاقات) اور یوم آخرت کی اُمید رکھتا ہے اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرتا ہے۔''[1]

میری سعادت اور مسرت نا قابل بیان ہے، میں اس قدر خوش ہوں کہ اس خوشی کی حدود پاکستان کی حدود سے بھی متجاوز ہیں بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ پوری روئے زمین پر اس کی کوئی مثال نہیں کہ (آج) میں تمام لوگوں میں سے محبوب ترین، اپنے نزدیک سب سے زیادہ قابل قدر اور سب سے زیادہ مخلص لوگوں سے میں ملاقات کر رہا ہوں۔ میں اسی طرح سمجھتا ہوں، وَلَا أُزَكِّي عَلَى اللهِ أَحَدًا.

یہی وہ دعوت ہے جسے باقاعدہ ذمہ دارانہ طور پر اپنایا جانا چاہیے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم عظیم جدوجہد لے کر اُٹھیں، خوش آیند اسالیب اپنائیں، مسکراہٹیں بکھیریں، سب لوگوں سے خصوصاً اپنے مسلمان بھائیوں سے خوش وخرم رہیں، چاہے ان سے کوئی اختلاف بھی ہو۔ یہ بھی سلفیت کا نمونہ ہے اور یہی وہ انداز ہے جس پر اہل حدیث کا منہج استوار ہے

---

[1] الأحزاب 21:33.

الَّذِي سَارَ عَلَيْهِ صَحَابَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَسَارَ عَلَيْهِ التَّابِعُونَ وَسَارَ عَلَيْهِ عُلَمَاءُ الشَّرِيعَةِ إِلٰى يَوْمِنَا هٰذَا.

أَسْأَلُ اللّٰهَ بِأَسْمَائِهِ الْحُسْنٰى وَصِفَاتِهِ الْعُلٰى أَنْ يُجْزِلَ لِإِخْوَانِنَا فِي جَمْعِيَّةِ أَهْلِ الْحَدِيثِ الْمَثُوبَةَ وَالأَجْرَ وَأَنْ يُّبَارِكَ فِي جُهُودِهِمْ وَأَنْ يَّجْزِيَهُمْ عَلٰى مَا يُقَدِّمُونَ لِلْعَقِيدَةِ وَالتَّوْحِيدِ وَالسُّنَّةِ وَالْحَدِيثِ وَمَنْهَجِ سَلَفِ هٰذِهِ الأُمَّةِ خَيْرَ الْجَزَاءِ. فَكَمْ أَنْقَذُوا أُنَاسًا كَثِيرِينَ مِنْ ظُلُمَاتِ الشِّرْكِ وَالْبِدَعِ وَالْمُخَالَفَاتِ إِلٰى نُورِ الإِيمَانِ وَالتَّوْحِيدِ وَالسُّنَّةِ، وَهٰذِهِ نِعَمٌ عَظِيمَةٌ.

نَسْأَلُ اللّٰهَ أَنْ يُّثِيبَهُمْ عَلَيْهَا وَأَنْ يُّبَارِكَ فِي جُهُودِهِمْ. وَحِينَمَا أَقُولُ أَهْلَ الْحَدِيثِ أُؤَكِّدُ أَنَّنِي أُرِيدُ الْعُمُومَ، أُرِيدُ أَنْ نَكُونَ كُلُّنَا كَذٰلِكَ كُلُّنَا ذٰلِكَ الرَّجُلُ، وَمَنْ مِنَّا لَايُحِبُّ حَدِيثَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَمَنْ مِنَّا لاَ يَحْرِصُ عَلٰى مَنْهَجِ سَلَفِ هٰذِهِ الأُمَّةِ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ - إِذْ لاَ خَيْرَ لَنَا فِي آخِرِ أَيَّامِنَا إِلاَّ بِهٰذَا الْمَنْهَجِ الصَّحِيحِ الَّذِي يَنْبَغِي أَنْ نَحْرِصَ عَلَيْهِ.

وَأَنْ نَسْأَلَ اللّٰهَ الثَّبَاتَ عَلَيْهِ فِي وَقْتٍ كَثُرَتْ فِيهِ الْفِتَنُ وَكَثُرَتْ فِيهِ الصَّوَارِفُ وَالْمِحَنُ، أَسْأَلُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ أَنْ يُّثَبِّتَنَا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الآخِرَةِ.

شُكْرًا لِجَمْعِيَّةِ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَسَلاَمِي عَلٰى أَهْلِ الْحَدِيثِ وَدُعَائِي لِأَهْلِ الْحَدِيثِ جَمِيعًا، وَجَمِيعِ إِخْوَانِنَا الْمُسْلِمِينَ فِي بَاكِسْتَانَ وَجَمِيعِ جَمْعِيَّاتِ الإِسْلاَمِيَّةِ الدَّاعِيَةِ لِلإِسْلاَمِ، فَجَزَا اللّٰهُ الْجَمِيعَ خَيْرًا وَجَمَعَ الْقُلُوبَ عَلٰى مَنْهَجِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

جس پر اصحاب رسول ﷺ گامزن رہے، تابعین نے بھی اسے اختیار کیے رکھا اور آج تک علمائے شریعت اس پر قائم ہیں۔

میں اللہ تعالیٰ سے اس کے اسمائے حسنیٰ اور صفاتِ عُلیا کے واسطے سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہمارے جمعیت اہل حدیث کے بھائیوں پر اجر وثواب کے دہانے کھول دے۔ ان کی کوششوں میں برکت ڈالے۔ اور یہ لوگ عقیدہ، توحید، سنت، حدیث اور اس امت کے سلف صالحین کا جو منہج پیش کر رہے ہیں اس پر اللہ تعالیٰ انھیں جزائے خیر سے نوازے۔ انھوں نے بہت سے لوگوں کو شرک و بدعت سے بچایا، اور نافرمانیوں سے نور ایمان کی طرف دعوت دی اور توحید وسنت کی طرف راغب کیا۔ یقیناً یہ بڑی عظیم نعمتیں ہیں۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ انھیں ان کاوشوں پر ثواب سے نوازے اور ان کی کوششوں میں برکت ڈالے۔ اور جس وقت میں ''اہل حدیث'' کہتا ہوں، میں وثوق سے کہتا ہوں کہ میری مراد عام ہے۔ یعنی میں چاہتا ہوں کہ ہم سب اسی طرح کے ہو جائیں۔ بھلا کون ہے جو حدیث رسول ﷺ سے محبت نہ کرتا ہو؟ اور کون ہے جو اس اُمت کے سلف صالحین کے منہج سے لگاؤ نہ رکھتا ہو؟ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو جائے۔ ہمارے اس دور میں بہتری کی واحد راہ یہی ہے کہ ہم سب اسی صحیح منہج کو اختیار کریں اور ضروری ہے کہ ہم اس پر کاربند ہو جائیں۔

ہم اللہ سے التجا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اس وقت بھی اسی منہج حق پر ثابت قدم رکھے جب فتنے کثرت سے رونما ہوں گے اور مصیبتیں اور آزمائشیں ٹوٹ پڑیں گی۔ میں اللہ عزوجل سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ہمیں دنیا کی زندگی اور آخرت میں کلمۂ توحید پر ثابت قدم رکھے۔

جمعیت اہل حدیث کا بہت بہت شکریہ۔ اہل حدیثوں کو میرا اسلام ہو، میری دعا تمام اہل حدیثوں کے لیے ہے اور تمام پاکستانی مسلمان بھائیوں کے لیے اور ان تمام مسلم جماعتوں کے لیے ہے جو اسلام کی طرف بلاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے اور مسلمانوں کے دلوں کو منہج کتاب وسنت پر جمع کر دے،

وَوَحَّدَ الصُّفُوفَ عَلٰى هٰذَا الْمَنْهَجِ.

وَكَفٰى بَاكِسْتَانَ وَسَائِرَ بِلاَدِ الْمُسْلِمِينَ شُرُورَ الْفِتَنِ وَالْخِلاَفَاتِ وَالصِّرَاعَاتِ الطَّائِفِيَّةِ وَالْمَذْهَبِيَّةِ الَّتِي تُرِيدُ أَنْ تُطَوِّحَ بِأَمْرِنَا وَإِيمَانِنَا بَعِيدًا عَنْ جَادَّةِ الصَّوَابِ وَالأَمْنِ وَالسَّلاَمِ.

شُكْرًا لِشَيْخِنَا وَوَالِدِنَا وَأُسْتَاذِنَا الْكَبِيرِ حَافِظْ مِير، وَشُكْرًا لِجَمْعِيَّةِ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَسَائِرِ أَعْضَائِهَا، وَشُكْرًا لِإِخْوَانِنَا جَمِيعًا فِي هٰذِهِ الْجَمْعِيَّةِ.

وَالْحَقِيقَةُ أَنَّ الْمَغْنَاطِيسَ الْمُكَبِّرَ الصَّوْتَ لاَيُرِيدُنِي أَنْ أَخْرُجَ مِنْ هٰذَا الْمَكَانِ لٰكِنَّهُ الأَمْرُ الَّذِي يَتَحَتَّمُ عَلَيَّ أَنْ أَكُونَ حَتَّى لاَ أُثْقِلَ عَلَيْكُمْ، وَبِإِذْنِ اللهِ أَنَا مَعَكُمْ وَفِيكُمْ وَمِنْكُم وَعَلٰى قُلُوبِنَا جَمِيعًا عَلٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ.

وَنَدْعُو لَكُمْ دَائِمًا فِي رِحَابِ الْحَرَمِ الشَّرِيفِ، وَأَنْتُمْ امْتَدَادٌ لِمَا عَلَيْهِ عُلَمَاءِ الْمَمْلَكَةِ الْعَرَبِيَّةِ السَّعُودِيَّةِ وَأَهْلِ الْحَرَمَيْنِ الشَّرِيفَيْنِ وَأَئِمَّةِ الْحَرَمَيْنِ الشَّرِيفَيْنِ وَعُلَمَاءِ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ وَجَمِيعَ بِلاَدِ إِخْوَانِكُمْ فِي الْمَمْلَكَةِ الْعَرَبِيَّةِ السَّعُودِيَّةِ فَجَزَاكُمُ اللهُ خَيْرًا وَبَارَكَ فِي جُهُودِكُمْ شُكْرًا لَكُمْ.

وَالسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ

وَصَلَّى اللهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ وَشُكْرًا لَكُمْ.

ان کی صفوں میں اسی منہج پر اتحاد پیدا فرمادے۔

پاکستان اور تمام مسلم ممالک کو اللہ تعالیٰ فتنوں کے شر سے محفوظ رکھے اور باہمی اختلافات اور گروہی اور جماعتی کشمکش سے بھی محفوظ فرمائے۔ جن کے باعث ہمارے دین اور ہماری سلامتی کو خطرہ ہے۔

اور میں انتہائی شکر گزار ہوں اپنے شیخ، اپنے والد، اپنے استاذ مکرم جناب ساجد میر کا اور جمعیت اہل حدیث اور اس کے تمام اراکین کا، میں اس جمعیت کے جملہ دیگر احباب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔

حقیقت یہ ہے کہ (آپ کی محبت کا) مقناطیس (اور) یہ لاؤڈ سپیکر نہیں چاہتا کہ میں اس جگہ سے ہٹ جاؤں لیکن یہ معاملہ ایسا ہے جو مجھے حتمی طور پر انجام دینا ہی ہے مبادا میں آپ پر بوجھ بنوں۔ اللہ کے حکم سے میں آپ کے ساتھ ہوں، آپ ہی میں ہوں اور آپ ہی میں سے ہوں۔ اور ہم سب کے دل ایک ہی آدمی کے دل کی طرح ہیں۔

ہم حرم شریف میں ہمیشہ آپ کے لیے دعا گو رہتے ہیں۔ آپ حضرات مملکت سعودی عرب کے علمائے کرام، اہل حرمین شریفین اور ائمہ حرمین شریفین، علمائے مکہ و مدینہ اور سعودی عرب کے تمام علاقوں کے علماء کے منہج کو آگے بڑھانے والے ہیں۔

اللہ ہی آپ کو جزائے خیر دے اور آپ کی کوششوں کو بارآور فرمائے۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ.

وصلى الله على نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين.

آپ کا بہت شکریہ!

نصب العین

مرکزی جمعیت اہل حدیث کا نصب العین صرف اللہ احکم الحاکمین کی رضا اور خوشنودی کا حصول ہے۔ اس کا واحد ذریعہ خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ سے محبت اور آپ ﷺ کے اسوۂ حسنہ کی اتباع ہے۔ رسالت مآب ﷺ سے محبت کا صحیح معیار یہ ہے کہ یہ محبت اپنے ماں باپ، اہل وعیال، استاد اور شیخ حتی کہ اپنی جان اور مال بلکہ سارے جہان سے بڑھ کر صرف رسول اکرم ﷺ ہی سے ہو۔ صحیحین میں ارشاد رسالت ہے:

[لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَلَدِهٖ وَ وَالِدِهٖ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ]

''تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کی اولاد، اس کے باپ، اہل وعیال اور تمام بنی نوع انسان سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں۔''

اور قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے:

﴿قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ﴾

''آپ کہہ دیجیے کہ اگر تمھارے باپ، بیٹے، بھائی، بیویاں، برادری اور وہ مال جو تم نے کما رکھے ہیں، اور وہ تجارت جس کے ماند پڑ جانے کا تمھیں اندیشہ ہے، اور تمھارے پسندیدہ اور مرغوب مکانات، تمھیں زیادہ محبوب ہیں اللہ کے رسول ﷺ سے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے، تو پھر اس کے حکم (سزا) کا انتظار کرو۔''[1]

مزید فرمایا:

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ﴾

---

[1] التوبة 9:24.

’’آپ کہہ دیجیے کہ اگر تم واقعی اللہ سے محبت رکھتے ہو، تو تم میری راہ پر چلو۔ اگر تم نے ایسا کیا تو اللہ تم سے محبت کرنے لگے گا اور تمھاری خطائیں بخش دے گا۔،،[1]

اتباع رسول کا لازمی تقاضا یہ ہے کہ ہم آپ ﷺ کے مقابلے میں کسی بزرگ سے بزرگ تر انسان کے قول وفعل کو بھی ہرگز قابلِ ترجیح نہ سمجھیں۔ اور ہر رائے، قیاس، ذوق و وجدان، احوال ومواجید، کشوف والہامات، نفس کی خواہشات ومطالبات، خاندان، قوم، ابنائے وطن اوران کے رجحانات ومیلانات کو محمد رسول اللہ ﷺ کے اسوۂ حسنہ کے مقابلہ میں حقیر، ہیچ اور نا قابلِ توجہ گردانیں۔

محمد کی اطاعت دین حق کی شرطِ اول ہے
اسی میں ہے اگر خامی تو سب کچھ نا مکمل ہے

قرآن کریم میں ارشاد ہے:

﴿ فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝﴾

’’پس تمھارے رب کی قسم! یہ لوگ کبھی مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے تمام اختلافات میں تمھیں اپنا حاکم نہ مانیں۔ اور پھر جو کچھ تم فیصلہ کرو اس کے خلاف دل میں کسی قسم کی تنگی نہ پائیں، اور جیسا کہ مان لینے کا حق ہوتا ہے اسی طرح ٹھیک ٹھیک مان نہ لیں۔،،[2]

اور حدیث شریف میں فرمانِ رسالت ہے:

[لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُم حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ] (طبرانی)

’’تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کی خواہشات بھی اُسی دین کے تابع نہ ہو جائیں جو میں لے کر آیا ہوں۔‘‘

مرکزی جمعیت اہل حدیث اسی اعتقاد وعمل کی داعی ہے اور ہر کلمہ گو بھائی کو صرف دین حنیف کی طرف دعوت دیتی ہے۔ اور ہر صاحبِ دل سے سوال کرتی ہے من أنصاری إلی اللہ؟

---

[1] آل عمران 31:3. [2] النساء 65:4.

مرکزی قیادت کی طرف سے
امام محترم کو شیلڈ پیش کی جارہی ہے۔

پروفیسر ساجد میر، مولانا معین الدین لکھوی، حافظ عبدالکریم
اور حاجی عبدالرزاق امام محترم کو قالین کا تحفہ پیش کررہے ہیں

عربی ثقافت کی پہچان تلوار پیش کی جارہی ہے

امام محترم اپنی کتاب پروفیسر ساجد میر کو پیش کررہے ہیں

امام محترم حافظ عبدالکریم کو اپنی کتاب پیش کررہے ہیں۔

حافظ عبدالکریم قیمتی خوشبو پیش کررہے ہیں۔

امام محترم اپنی کتاب میاں نعیم الرحمٰن کو پیش کررہے ہیں

ہماری دعوت

امت مسلمہ طرح طرح کے فرقوں میں بٹی ہوئی ہے۔ اور اسی تفرقے کی وجہ سے مرکز وحدت ''قرآن وسنت'' سے ہٹ گئی ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ ہر فرقے کی دعوت جداگانہ اور مقاصد مختلف ہیں۔ اہل حدیث لفظی اور معنوی لحاظ سے کوئی فرقہ ہے، نہ دین محمد عربی ﷺ کے برعکس نصب العین رکھنے والے کسی گروہ کا حصہ۔ ہماری دعوت توحید باری تعالیٰ کے پرچم تلے، نبی کریم ﷺ کی زندگی کے ہر پہلو اور ہر جز کی مکمل اتباع کی دعوت ہے۔ قرآن کریم اور سنت نبوی کی روشنی میں عقیدہ وعمل کی اصلاح ہی سے فرقہ بندی کا خاتمہ ہوسکتا ہے۔ نبیِ اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

تَرَکْتُ فِیْکُمْ أَمْرَیْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّکْتُمْ بِھِمَا کِتَابُ اللّٰہِ وَ سُنَّۃُ رَسُولِہٖ

''میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں اگر تم اُنھیں مضبوطی سے تھامے رکھو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے: کتاب اللہ اور اس کے رسول کی سنت۔'' (موطا)

اور اہل حدیث کی دعوت کا اصل مرکز ومحور بھی یہی ہے۔

- اہل حدیث کی دعوت ''توحید رب العلمین'' کی دعوت ہے۔ اسی توحید کی خاطر ہی تمام انبیاء علیہ السلام کی بعثت ہوئی اور تمام صحف سماویہ نازل ہوئے۔
- اہل حدیث کی دعوت ''اتباع سنت'' کی دعوت ہے۔ اہل حدیث زندگی کے تمام معاملات بالخصوص عبادات میں سنت مطہرہ ہی پر عمل کرنے کی پوری کوشش کرتے ہیں۔
- اہل حدیث کی دعوت اسلام کی وہی سادہ اور پاکیزہ ''سلفی دعوت'' ہے جو سلف صالحین نے امت کے سامنے پیش کی۔ یہ دعوت ہر قسم کی بدعات اور رسوم سے یکسر پاک تھی۔
- اہل حدیث کے نزدیک تصوف کے خود ساختہ طریقوں کی بجائے تزکیہ نفس اور محبت الٰہی کا واحد ذریعہ صرف مسنون اعمال ہیں۔
- اہل حدیث کی دعوت ایک ''سیاسی دعوت'' بھی ہے۔ اس لیے کہ وہ حکومت کو اسلامی معاشرہ کی اصلاح، دینی تعلیم کے اجراء واستحکام اور اسلامی نظامِ حکومت کے قیام ونفاذ کا ذریعہ سمجھتے ہیں اور پوری امت مسلمہ کو دینی اخوت کی بنیاد پر ''بنیان مرصوص'' دیکھنے کے خواہاں اور کوشاں ہیں۔